جلد ۲۸ | مورخہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۰

اناطولیہ (ٹرکی) میں لرزہ خیز تباہیاں

اور جماعت احمدیہ سے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپیل

اخبارات کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کی درمیانی رات اناطولیہ میں ایک ایسا ہولناک زلزلہ آیا جو ٹرکی کی تمام تاریخ میں اپنی کوئی نظیر نہیں رکھتا۔ اگرچہ ہلاک شدگان کی پوری تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ مگر ٹرکی کے وزیر داخلہ کے بیان کے مطابق تقریباً ۴۵ ہزار آدمی مجروح اور ۳۰ ہزار کے قریب ہلاک ہو گئے۔ ایک ضلع کی ۶۵ ہزار آبادی میں سے ۳۰ فیصدی ہلاک اور ۲۰ فیصدی مجروح ہو گئے۔ اور ۱۶ صوبائی شہر اور ۹۰ دیہات پیوند زمین ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ساٹھ ہزار مربع میل کا علاقہ زلزلہ کی تباہ کاری سے ہسپتال اور قبرستان کا منظر پیش کر رہا ہے ۳ جنوری ۱۹۴۰ء تک زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ جن کی وجہ سے سینکڑوں عمارتیں گر گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی سیلاب کی مصیبت نازل ہو گئی۔ خصوصاً سمرنا۔ بروسا۔ اور اڈریا نوپل کے اضلاع میں دریاؤں کی طغیانی کی وجہ سے بے شمار انسان اور مویشی پانی میں بہہ گئے۔ اس سلسلہ میں بعض مقامات میں بجلی گرنے سے بھی بہت سے لوگ ہلاک ہوئے۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ جو لوگ زلزلہ سے بچ گئے تھے اور بے خانماں ہو کر ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے تھے وہ ناقابل برداشت سردی اور برفباری میں اکڑ اکڑ کر مرتے چلے جا رہے ہیں۔

الغرض یہ ایسے ہولناک واقعات ہیں۔ جو اب تک اخباروں میں آ چکے ہیں۔ اور جن کو خیال میں لاتے ہوئے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ عالمگیر تباہیاں لوگوں کی اپنی بداعمالیوں اور اس زمانہ کے مامور کے متعلق عدم توجہگی کے نتیجہ میں ہیں۔ جو زلازل۔ سیلاب۔ وبائی امراض اور جنگ وجدال کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر آج سے تقریباً ۳۵ سال قبل بتا دیا تھا۔ جیسا کہ حضور ۴ مئی ۱۹۰۵ء کو شائع فرما چکے ہیں۔ ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحیٔ حق نے اس سے دل بیتاب ہے
زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

الغرض اور بھی بہت سی پیشگوئیاں حضور نے آنے والے زمانہ میں آنے والی تباہیوں کے متعلق فرمائیں۔ جو حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔ گو دنیا نے ابھی تک خدا تعالےٰ کے مامور کی آواز پر کان نہیں دھرا۔ تا اس قسم کے مصائب و آلام سے نجات حاصل کر سکے۔ تاہم اب جو لوگ ان مصائب و آلام میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ان کی مصیبت میں ہمدردی کا اظہار کرنا اور حتی الوسع امداد کے لئے آمادہ ہونا ایک عام جذبہ انسانی ہے۔ جو مصیبت کی سختی اور اس کی نوعیت کے لحاظ سے جوش میں آتا ہے۔ چنانچہ بعض وقت سخت سے سخت دل بھی نرم ہو جاتے ہیں۔ اور بعض وقت تو انسان دوسروں کو بچانے کے لئے اپنی جان کو بھی خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔

غرض کسی کی مصیبت میں ہمدردی کرنا ایک عام انسانی جذبہ ہے۔ جس سے کوئی فرد خالی نہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اور مناسب اور لازمی طریق پر یہ جذبہ مومنین کی جماعت سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا شناسی کے نور کے باعث شفقت علیٰ خلق اللہ کا رنگ ان پر سب سے زیادہ چڑھا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مجھے یقین ہے۔ کہ ہر احمدی جس نے زلزلہ کی اس تباہی کا کچھ بھی حال سنا ہے۔ وہ مصیبت زدگان کے لئے ہمدردی کا جوش اپنے اندر ضرور رکھتا ہوگا۔

یوں تو بغیر کسی امتیاز مذہب و ملت کے بھی اس قسم کے مصائب و آلام میں اظہار ہمدردی کرنا واجب ہوتا ہے لیکن جس سلطنت اور علاقہ میں یہ تباہی آئی ہے۔ وہ چونکہ اسلام سے نسبت رکھتا ہے۔ اس وجہ سے بھی ان لوگوں سے ہماری ہمدردی دوسروں سے زیادہ ہونی چاہیئے۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت میں اناطولیہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے متعلق اپیل کرتا ہوں کہ ہر احمدی اپنی اپنی حیثیت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرور چندہ دے اور عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اس کا انتظام کریں۔ کہ تمام احمدی افراد سے ان کی حیثیت کے مطابق چندہ جمع کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام

بر امداد مصیبت زدگان اناطولیہ کی مد میں بھجوا دیں۔ لیکن اس چندہ کی فراہمی اور ترسیل میں جلد کوشش کرنی چاہیئے۔ تا حتی الوسع مرکز سے جماعت کی طرف سے یکجائی طور پر بروقت مصیبت زدگان کو معتدبہ رقم امداد کے طور پر بھیجی جا سکے۔

بالآخر میں پھر احباب اور عہدہ داران جماعت کو اس چندہ کی اہمیت اور فوری ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس وقت ان مصیبت زدگان کی امداد [illegible] ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جنوری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو تا حال نزلہ کی شکایت ہے ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

آج ذی الحجہ کا چاند دیکھا گیا۔ اس لحاظ سے عید الاضحیہ ۲۱ جنوری بروز اتوار ہوگی انشاء اللہ۔ جو احباب عید کے موقع پر قربانی دینے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ قربانی دینے تک نہ حجامت کرائیں۔ اور نہ ناخن اتروائیں ؞

میاں رکن الدین صاحب بھٹی متوطن ہرچو کے ضلع گوجرانوالہ بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؞

”الفضل“ کے خلافت جوبلی نمبر کی قیمت میں بہت بڑی رعایت

تبلیغ احمدیت کے لئے ضرور منگائیے

جن احباب نے الفضل کا جوبلی نمبر جلسہ کے موقع پر حاصل نہیں کیا۔ وہ اب ضرور منگالیں اس کا ایک ایک مضمون نہایت قیمتی اور ایمان افروز ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے عہد خلافت کی ہر پہلو کی ترقیات کا ایسے دلکش پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ہر سعید الفطرت انسان کے قلب پر احمدیت کی صداقت کا اثر چھوڑتا ہے۔ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ احباب کو چاہئے۔ کہ اپنے دوستوں کو بطور تحفہ دیں۔ تاکہ سالانہ جلسہ کے موقع پر انہوں نے کم از کم ایک احمدی بنانے کا جو عہد کیا ہے۔ اسے پورا کر سکیں۔

جو احباب غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی ۸/ فی پرچہ لی جائے گی۔ جو اصل خرچ سے بھی بہت کم ہے۔ پس ایک سو سے زائد بڑے صفحات کی کتاب جس میں قیمتی مضامین کے علاوہ ۳۰ بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ صرف ۸/ فی نسخہ کے حساب سے جلد طلب فرمائیے ؞ (مینیجر)

اعلان نکاح

ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل کارکن نظارت تالیف وتصنیف کا نکاح ممتازہ بیگم ہمشیرہ ملک محمد اشرف صاحب ساکن فیض اللہ چک سے میاں کریم اللہ صاحب نے پانصد روپیہ مہر اور پانچ روپیہ ماہوار خرچ پر ۸۔ جنوری کو فیض اللہ چک میں پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

مغربی افریقہ میں احمدیت کی شاندار کامیابی

ایک رئیس نے اسلام قبول کر کے حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی

احمدی مبلغ نے ایک بہت بڑی رقم لینے کی بجائے اسلام قبول کرایا

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

اسوقت میں سیرالیون کے اندرون حصہ میں تنگی نام ایک جگہ پر تبلیغی کام کر رہا ہوں یہ مقام یہاں کے رئیس کا صدر ہے۔ اور قریب ترین پوسٹ آفس سے پچاس میل کے فاصلہ پر اور قریب ترین موٹر کی سڑک سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ محض اللہ تعالے کے فضل سے یہاں کے رئیس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور میں گذشتہ تین ہفتوں سے اس کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرا ہوا ہوں۔ اس نے مسجد کی تعمیر بھی شروع کرا دی ہے۔ وہ پہلے مسیحی تھا۔ اللہ تعالے کی مدد سے بالکل ممکن ہے۔ کہ بہت سے لوگ اس ریاست میں اسلام کے نور سے منور ہو جائیں۔ یہ رئیس اعظم ایک بیماری میں عرصہ بیس سال سے مبتلا تھا۔ اور مرض کو اپنے دشمنوں کے جادو ٹونے کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی اور مجھے ایک بڑی رقم معاوضہ میں دینے کے لئے طیار تھا۔ لیکن میں نے انکار کیا اور رقم کی بجائے سچے دل سے اسلام اختیار کرنے کا مطالبہ کیا۔ دوسرے دن چیف نے اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا اور اپنے تمام تعویذ اور بت تباہ کرنے کے لئے میرے حوالہ کر دیئے میں نے ان اصنام کو ایک بڑے مجمع کی موجودگی میں دفن کرا دیا۔ چونکہ اس رئیس کی ایک سَو سے زیادہ بیویاں تھیں۔ میں نے ان میں سے صرف چار رکھنے کے لئے کہا ہے۔ اور وہ ایک سچے احمدی کی طرح اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ تمام احباب سے اس نومسلم بھائی کے لئے نیز اس علاقہ میں اشاعت اسلام کے واسطے دعا کی درخواست ہے۔

مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اعلان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی منظوری کے بعد اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال بیسویں مجلس مشاورت کا انعقاد حسب سابق تعطیلات ایسٹر میں ۲۲۔ تا ۲۴۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو ہوگا ؞ پرائیویٹ سکرٹری

جلسہ خلافت جوبلی کی مصور روئداد

جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر کثرت سے بزرگوں اور احباب نے جلسہ کی تقاریب کے فوٹو لئے ہیں۔ ان تمام بزرگوں اور دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ ازراہ کرم اس قسم کے فوٹوز کی ایک ایک کاپی پتہ ذیل پر بھیجدیں۔ تاکہ روئداد جلسہ خلافت جوبلی کے ساتھ شائع کئے جا سکیں۔ ان فوٹوز میں جو اشاعت کے لئے موزوں ہونگے۔ بھیجنے والے احباب کے اسماء کا شکریہ کے ساتھ ذکر کیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی۔ قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

جانی اور مالی قربانیوں کی غرض

حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ حضرت سعدؓ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے مال کے تیسرے حصہ کی وصیت کرنی چاہی۔ اور حضور نے اجازت دے دی اس کے متعلق میں کچھ تشریح کرنا چاہتا ہوں مالی اور جانی قربانیوں کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کی روحانی اصلاح اور ترقی ہو۔ اس کے لئے دو قانون کام کرتے ہیں۔ اول قانون شریعت۔ دوم قانون قدرت کبھی خداتعالےٰ قانون شریعت سے بندے کی اصلاح کرتا ہے۔ جیسے روزہ کا حکم دیا۔ تاکہ انسان بھوکا رہ کر اپنے نفس کو پاک کرے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ کا حکم دیا۔ تاکہ غرباء و مساکین کے لئے مال دے کر ان کی امداد کرے۔

اب بعض انسان اپنے لئے آسانیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے پر پیاس لگی تو نہا لیا۔ اس میں حرج تو کوئی نہیں۔ کیونکہ اَلدِّینُ یُسْرٌ مگر بعض انسان قانون شریعت سے جس میں بہت سی آسانیاں بھی ہیں فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور اس پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ زکوٰۃ دیتے ہی نہیں یا روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے جی چُراتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قانون قدرت کی گرفت میں لایا جاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو زکوٰۃ یعنی مال کا چالیسواں حصہ دینے سے گریز کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی حادثہ کی وجہ سے اس کا سارا مال یا نصف مال تباہ ہو جائے۔ یا جو آرام طلبی کی وجہ سے دین کی خدمت سے جی چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے۔ جو دن رات اسے تکلیف میں ڈالے رکھے۔

پس انسان کو قانون شریعت سے گریز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ بڑھ چڑھ کر قدم مارنا چاہیئے۔ اور اپنی خوشی سے ہر رنگ میں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنی چاہیئے۔ تاکہ قانون قدرت کی عبرتناک گرفت سے بچ سکے۔

تفاوت مراتب کا خیال

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی کا ذکر آنے پر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی (جس سے حضور خطوط وغیرہ پر مہر لگاتے تھے) پر اس طرح اپنا نام کندہ کرایا ہوا تھا "محمد رسول اللہ" جس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ سب سے بلند اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کا مقام ہے۔ اس سے نیچے حضور کا بحیثیت رسول ہونے کے مقام ہے۔ اور اس سے نیچے آپ کی ذاتی شخصیت اور عبودیت کا مقام ہے

فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بعض اسماء کو یکجا لکھا ہو تو ان کے تفاوت مراتب کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ نقش اس طرح بھی کرا سکتے تھے "محمد رسول اللہ" مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تفاوت مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے خداتعالےٰ کا نام سب سے اوپر رکھا۔

خاتم رسول خلفاءؓ کے پاس

فرمایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی یہ انگوٹھی حضرت ابوبکرؓ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس رہی۔ یہ خلفاءؓ کرام اپنے ارسال کردہ خطوط وغیرہ پر یہی مہر لگایا کرتے تھے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کا نقش یا نشان نہیں لگاتے تھے۔ جس سے اس طرف اشارہ تھا۔ کہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد ہم اپنی طرف سے کوئی نئی تعلیم یا نیا اسلام لوگوں کے سامنے پیش نہیں کر رہے بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ یا جس راہ پر ہم لوگوں کو لے جا رہے ہیں۔ یہ وہی راہ ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش فرمائی۔

خاتم رسول اللہ کا گم ہونا

فرمایا ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بئر اریس (ایک کنوئیں کا نام ہے) کی منڈیر پر بیٹھے تھے۔ اور آپ کی انگلی میں یہ انگوٹھی تھی۔ کہ خداتعالےٰ کی کسی خاص حکمت کے ماتحت انگوٹھی کنوئیں میں گر گئی صحابہ میں کہرام مچ گیا۔ تین دن تک لگاتار صحابہ تلاش کرتے رہے۔ کنوئیں کی تمام ریت اور مٹی چھلنیوں کے ذریعہ چھان ڈالی۔ مگر انگوٹھی نہ ملی۔

ایک اعتراض کا جواب

فرمایا یورپ کے اکثر مصنفین اعتراض کرتے رہے ہیں۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگوٹھی کے بارے میں احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ کوئی صحابی کہتا ہے میں نے انگوٹھی آپ کے دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں دیکھی۔ اور کوئی کہتا ہے۔ کہ میں نے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔ کوئی کہتا ہے میں نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف دیکھا۔ اور کوئی کہتا ہے باہر کی طرف۔ غرض کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض قلت تدبر اور کم فہمی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ ورنہ ان احادیث میں کوئی تضاد اور تناقض نہیں۔ حضور کبھی دائیں ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہن لیتے۔ اور کبھی بائیں ہاتھ کی انگلی میں۔ کبھی نگینہ اندر کی طرف کر دیتے اور کبھی باہر کی طرف۔ پس جس صحابی نے آپ کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہنے دیکھا اس نے یہی بیان دیا ہے۔ اور جس نے بائیں ہاتھ کی انگلی میں دیکھا اس نے یہی کہا۔ پھر کسی نے نگینہ اندر کی طرف دیکھا۔ اور کسی نے باہر کی طرف۔ اور یہی بیان کیا۔ پھر اعتراض کیسا۔ اعتراض تب ہوتا جب ایک صحابی کہتا کہ انگوٹھی سونے کی تھی۔ مگر دوسرا کہتا نہیں پیتل کی تھی۔ تیسرا کہے وہ تو چاندی کی تھی۔ مگر اس قسم کا کوئی اختلاف اس بارے میں نہیں ہے۔ دیکھو اگر ایک شخص کہے کہ زید سے کل میں ملا تھا وہ بیمار تھا۔ اور دوسرا کہے میں نے پرسوں اسے دیکھا تھا وہ تندرست تھا۔ تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہے لیکن اگر ایک شخص یہ کہے۔ کہ زید کا رنگ سیاہ ہے۔ اور دوسرا اسی کے متعلق کہے۔ کہ اس کا رنگ گورا ہے۔ تو یہ تضاد ہوگا۔

خاکسار: محمود احمد خلیل شاہ پوری مولوی فاضل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات

از جناب خان صاحب برکت علی صاحب

نیچی نظر

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محفل میں دیکھا۔ کہ حضور کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوتی تھیں۔ اور قریباً بند معلوم ہوتی تھیں۔ مگر جب کسی وقت حضور میری طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تھے۔ تو میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اور اپنی نظر نیچے کر لیتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی شفقت

ایک دفعہ میں والدہ صاحبہ مرحومہ کو ہمراہ لے کر دارالامان پہنچا۔ وہ بیعت کر چکی تھیں یہاں آن کر پتہ ملا۔ کہ حضور کسی مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے گئے ہیں۔ ان دنوں طاعون کا زور تھا۔ کسی نے بتایا۔ کہ بیرونی مستورات کو حضورؑ کے گھر جانے کی اجازت نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اپنے مکان میں ایک کمرہ والدہ صاحبہ کے لئے مرحمت فرمایا۔ اور جب انہوں نے سنا کہ میری والدہ صاحبہ ضعیف العمر اور حقہ پینے کی عادی ہیں۔ تو حقہ مہیا کر دیا اور حکم دیا۔ کہ ان کے پاس ہر وقت آگ اور تمباکو تیار رہے۔ کھانا دونوں وقت آپ گھر سے پکوا کر بھجوا دیتے دارالامان پہنچنے پر میں نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ سے ذکر کیا۔ کہ ہم تو ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ مگر حضورؑ گورداسپور تشریف لے گئے ہیں اس لئے افسوس ہے۔ کہ بغیر ملاقات ہی جانا پڑے گا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ مجبوری ہے۔ کیا کیا جائے۔ اس ذکر پر حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے جواب دیا۔ میاں! آپ کی والدہ صاحبہ ضعیف ہیں۔ تو کیا حرج ہے۔ آخر یہاں تک پہنچے ہی ہو۔ گورداسپور بھی ہو آؤ۔ مگر والدہ صاحبہ کی ضعیفی کے مدنظر مجھے حوصلہ نہ پڑا۔ علاوہ ازیں موسم بھی خراب تھا۔

لڑکی کی وفات

۱۹۰۷ء میں میری لڑکی بیمار ہو گئی۔ دعا کے لئے لکھنے کا موقع نہ ملا۔ مگر دل میں تڑپ تھی۔ کہ اسے حضورؑ کے صدقے سے ہی آرام ہو جائے۔ مگر بقضائے الٰہی جانبر نہ ہو سکی۔ دوسرے تیسرے دن میں نے اخبار میں پڑھا۔ کہ حضور کو الہام ہوا۔ "میں ان کے رونے کی آواز سن رہا ہوں"۔ مجھے اسوقت کچھ ایسا یقین ہوا۔ کہ یہ میرے ہی متعلق ہے۔ میں لڑکی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں لانا چاہتا تھا۔ مگر حضور نے لکھا۔ کہ کچھ ضرورت نہیں۔ بچے جہاں بھی دفن ہوں وہیں بہشتی ہوتے ہیں۔

پانی کا تبرک

حضرت اقدسؑ کبھی پانی پینے کے لئے منگاتے۔ تو جو بچ رہتا۔ اس میں سے تھوڑا تھوڑا حاضرین بطور تبرک پی لیتے۔ چنانچہ ایک دفعہ مجھے بھی اس نعمت میں سے حصہ ملا ہے۔

خدام کی محبت

حضورؑ کی خدام کے دلوں میں جو محبت تھی۔ اس کو وہی جان سکتے ہیں۔ جنہوں نے ان محفلوں کا لطف اٹھایا۔ پروانہ وار نثار ہوتے تھے۔ کوئی ہاتھ چومتا۔ کوئی جسم مطہر کو ہاتھ لگا کر سینہ اور آنکھوں پر ملتا۔ کوئی ہاتھ پاؤں دباتا۔ غرض ہر ایک اپنی اپنی محبت کے اظہار کے لئے علیحدہ علیحدہ راہیں تجویز کرتا۔ چنانچہ مجھے بھی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ میں نے بھی حضورؑ کے پاؤں دبائے۔

لاٹری جائز نہیں

غالباً آخری دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی معرفت عریضہ ارسال کیا اور ملاقات کی خواہش کی۔ حضرت موصوف اس وقت ۱۷۔۱۸ سال کی عمر کے تھے۔ حضورؑ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور اوپر کمرے میں بلوا لیا۔ حضور سے میں نے عرض کیا۔ میں غیر احمدی ہونے کی حالت میں دفتر میں ایک فنڈ میں شامل تھا۔ جس کا نام Footenie fund تھا۔ پندرہ سولہ سو آدمی تھے۔ اور چندہ آٹھ آنے ماہوار لیا جاتا تھا۔ رقم فراہم شدہ کی لاٹری ڈالی جاتی تھی جو بنا فع تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ یہ کام احمدی ہونے کے بعد تک جاری رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ ہمارے نام تقریباً ۱۵،۰۰۰ ،۱ روپیہ کی لاٹری نکلی اور قریباً ۵۰۰/۷۰ روپیہ میرے حصہ میں آیا۔ مجھے خیال ہوا۔ کہ کیا یہ امر جائز بھی ہے۔ حضورؑ سے دریافت کرنے پر جواب ملا۔ کہ جائز نہیں۔ اس رقم کو اشاعت اسلام وغیرہ پر خرچ کر دینا چاہئیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز حرام نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے تھوڑا تھوڑا کر کے سب ادھر ادھر غربا وغیرہ میں خرچ کر ڈالا۔ یا اشاعت اسلام میں دے دیا۔ دو رقوم مجھے اب تک یاد ہیں۔ قریباً چار سو روپیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کو ارسال کیا۔ جو انہوں نے سلسلہ میں خرچ کر دیا۔ اور ۳۰۰/۰۰ روپیہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضؓ کو بھیجا۔ جو جہاں تک مجھے یاد ہے۔ انہوں نے سب کا سب ایڈیٹر صاحب نور کو دیدیا۔

طرز تقریر

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم ایک دفعہ اس مہمان خانہ میں۔ جہاں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سکونت رکھتے ہیں۔ اترے ہوئے تھے تھوڑے سے مہمان تھے۔ حضورؑ کی تشریف آوری کا انتظار تھا۔ حضور کی تشریف آوری پر خدام نے عرض کیا۔ کہ حضورؑ تقریر فرما کر مستفید فرمائیں۔ آپؑ نے تقریر فرمائی شروع میں ذرا لکنت معلوم ہوتی تھی۔ مگر بعد میں آواز بلند اور صاف ہو تی گئی۔ حتّٰے کہ حضورؑ بڑی دیر تک بلا تکلف تقریر فرماتے رہے۔

حضورؑ کی نبوت کے متعلق پہلے بعض لوگوں کا یہ خیال معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپؑ کی نبوت پہلے انبیاءؑ جیسی حقیقی نبوت نہیں۔ مگر "ایک غلطی کا ازالہ" شائع ہونے پر جماعت کا رجحان اس طرف ہو گیا۔ کہ حضور بھی ویسے ہی نبی ہیں۔ جیسے کہ پہلے تھے۔ گو ذریعہ حصول نبوت میں فرق ہے۔ یعنی اگر پہلے انبیاءؑ کو براہ راست نبوت تفویض ہوئی تھی۔ تو آپ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اور آپ کی اقتداء سے۔

اسوقت بعض اصحاب اپنے ایسے غیر احمدی دوستوں یا رشتہ داروں کی نماز جنازہ جو سلسلہ کی مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اور نہ کسی صورت میں برا کہتے تھے۔ احمدی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرتے تھے۔ مگر جہاں تک مجھے یاد ہے۔ "ایک غلطی کا ازالہ" کی اشاعت کے بعد میں نے نہ کبھی سنا نہ حضور کی کسی تحریر میں پڑھا۔ کہ حضور نے کبھی کسی کو کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے کی۔ یا کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی کسی حالت میں بھی اجازت دی ہو۔

معاملات ہند کے متعلق وائسرائے کی تازہ تقریر

بمبئی ۱۰ جنوری آج اورینٹ کلب کی طرف سے لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے اعزاز میں ایک دعوت دی گئی جس میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ برٹش گورنمنٹ یہ واضح کر چکی ہے کہ ہندوستان میں امن کا منتہائے مقصود سٹیچو آف ویسٹ کے ماتحت درجہ نو آبادیات قائم کرنا ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات اور درجہ نو آبادیات کے حصول میں جو درمیانی وقفہ ہے اسے کم سے کم کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ کانگرسی وزارتوں کے استعفوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مجھے یقین ہے۔ کہ یہ الجھن عارضی ہی ہوگی۔ اور صوبوں میں بہت جلد کانسٹی ٹیوشن دوبارہ معمول کے مطابق عمل ہونا شروع ہو جائے گا۔

آخر میں آپ نے کہا۔ کہ بعض لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بہت تیزی سے نو آبادیات کے درجہ پر پہنچے۔ مجھے ان کی نیت پر شبہ نہیں لیکن اس راستہ میں بہت مشکلات ہیں۔ اور انہیں نظر انداز نہیں کیا

پیغام صلح کے "تنظیم نمبر" پر تبصرہ

تنظیم جماعت کا کیا طریق ہے؟

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت

جماعت احمدیہ کی تنظیم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت کا بڑا دخل ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور کے حقیقی مقام کو شناخت کئے بغیر قلوب میں اتحاد و یگانگت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ قلبی اتحاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے نبی کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ اور طرز عمل غیر مبائعین کے زعم باطل میں غلو اور افراط ہے۔ حالانکہ یہ خدا کے فرمودہ کے عین مطابق ہے۔ غیر مبائعین نے خدا کے فرستادہ کا استخفاف کر کے غیروں کے ہاں عزت چاہی۔ مگر خدا نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان پر ظاہر کر دیا کہ ان کا طریق غلط ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض کو اس کا احساس ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر اللہ بخش صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر جماعت احمدیہ (مراد غیر مبائعین) کے افراد خواہاں ہیں۔ کہ ان کے اندر اتحاد و تنظیم کی سچی رو پیدا ہو۔ تو اس کے لئے سب سے مقدم یہ امر ہے۔ کہ حضرت اقدس کی شخصیت سے محبت و عقیدت کے والہانہ جذبات استوار ہوں"

مسٹر آفتاب الدین صاحب لکھتے ہیں:۔

"نہایت ضروری ہے۔ جہاں ہم اشاعت اسلام کریں۔ تو حضرت صاحب کی تحریروں کو بھی پیش کریں۔ جنہوں نے ہمارے اندر اشاعت اسلام کے رفیع جذبات پیدا کئے ہیں"

اس قسم کے خیالات غالی غیر مبائعین ہمچو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ اور مولوی صدر الدین صاحب کو ہرگز پسند نہ ہوں گے۔ تاہم خال خال غیر مبائع ایسے ہیں جنہیں خیال ہو رہا ہے۔ کہ ان کا طریق کار قابل اصلاح ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پیش نہ کرنے یا حضور سے محبت و عقیدت کے والہانہ جذبات کے فقدان کے باعث وہ ناکام ہو رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس شخصیت جماعت احمدیہ کے وجود اور تنظیم میں بمنزلہ قلب ہے۔ اور اگر غیر مبائعین اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ تو ان کے لئے خارجی طور پر بھی مسئلہ نبوت کا سمجھنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ انہیں خود اعتراف ہے کہ:۔

"مدینہ منورہ میں جو برادری مہاجرین اور انصار کو نصیب ہوئی تھی۔ اسی کا نمونہ صدیوں بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان میں دیکھنے میں آیا" (صفحہ ۱۵)

غور فرمائیں یہ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو برس میں اور کہیں کیوں نظر نہ آیا؟ کیا اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے کوئی مجدد نہیں ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہی پہلے مجدد ہیں؟ یقیناً یہ بات نہیں۔ مجدد تو ہوئے ہیں۔ لیکن جس مقام سے مدینہ منورہ والا نمونہ پیدا ہو سکتا تھا وہ نبوت کا مقام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

یہی وہ مقام ہے جسے شناخت کرنے سے تنظیم کی بنیادی اینٹ رکھی جاتی ہے۔

دیرینہ روایات اور جدید طریق تنظیم

جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مبائعین کے پروپیگنڈا کی تان اس بات پر آکر ٹوٹا کرتی ہے۔ کہ قادیانی مولوی مسلمانوں کو غیر مسلمان قرار دیتے ہیں۔ انہیں لڑکیاں نہیں دیتے۔ ان کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے۔ ان کے جنازے نہیں پڑھتے۔ یہ تفرقہ اندازی ہے۔ ہم سب کلمہ گوؤں کو پکا مسلمان مانتے ہیں۔ انہیں لڑکیاں دیتے ہیں۔ ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کے جنازے پڑھتے ہیں۔ مجھے خیال تھا۔ کہ اب "تنظیم نمبر" میں ان "کارناموں" کو سنہری حروف سے شائع کیا جائیگا اور ان پر ہی آئندہ تنظیم کی بنیاد رکھی جائے گی۔ کیونکہ یہ ان کے تجربہ شدہ امور ہیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کے جنازے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا۔ لڑکیاں دینے کے متعلق بھی اب غیر احمدیوں کو صاف طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ:۔

"جس طرح ہر ایک فرد کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے محدود حلقہ میں ہی رشتہ داری کے تعلقات رکھے۔ اسی طرح ایک جماعت کو بھی حق حاصل ہے۔ کہ وہ صرف اسی جماعت میں اپنے تعلقات رشتہ داری رکھے۔ بغیر کوئی مسئلہ بنانے کے یا دوسروں کو کافر اور حقیر قرار دینے کے۔ ہمیں دوسروں سے کوئی عناد نہیں۔ البتہ ہمیں اپنی مضبوطی درکار ہے" (صفحہ ۹)

غیر مبائعین موہنہ سے خواہ کچھ کہیں مگر بہر حال ان کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ غیر احمدیوں سے تعلقات رشتہ داری نہ رکھیں۔ مندرجہ بالا اقتباسات میں اس فیصلہ کی وجہ "اپنی مضبوطی درکار" ہے۔ بتائی گئی ہے۔ مگر اس سے چند سطور پیشتر اسی مضمون میں لکھا ہے:۔

"جن کو اللہ جلشانہ نے اپنی توفیق رفیق سے مسیح موعودؑ کی تصدیق کی توفیق دی ہے۔ اور باقی رشتہ دار اس سعادت سے محروم ہیں۔ بصورت اعتقاد و مخالفت کے فریقین میں باہم دلی مغائرت پیدا ہو گئی ہے۔ جو کہ آئندہ باہم جدید رشتے ہونے میں اطمینان کا موجب نہیں۔ تاوقتیکہ اختلاف عقائد رفع نہ ہوں"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ تعلقات رشتہ داری کے انقطاع کا باعث "اختلاف عقائد" ہے۔ بہر صورت غیر مبائعین اب غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کے لئے تیار نہیں۔ باقی رہا غیر احمدیوں کے حقیقی مسلمان ہونے کا سوال۔ اس بارے میں بھی غیر مبائعین کی ذہنیت قدرے صاف ہو چکی ہے۔ "تنظیم نمبر" کے مندرجہ ذیل دو اقتباسات قابل توجہ ہیں:۔

(۱) "اس زمانہ میں سب مسلمانوں نے ظاہری اور باطنی طور پر دین سے رشتہ منقطع کر لیا ہے۔ اس میں سب اسلامی ممالک شامل ہیں" (صفحہ ۱۵)

(۲) "ہندوستان کے مختلف علاقوں میں آپ کو کروڑوں کی تعداد میں ایسے مسلمان مل جائیں گے۔ جو کلمہ تک نہیں پڑھ سکتے۔ انہیں اسلام کی مطلق خبر نہیں ہے۔ وہ جہالت و بت پرستی اور مشرکانہ رسوم اور اوہام میں مبتلا ہیں" (صفحہ ۱۳)

مختصر یہ کہ احساس تنظیم سے ہی غیر مبائعین کو اپنے نظریات اور طریق کار کی غلطی کا علم ہو چکا ہے۔ اور اگر وہ سچ مچ احمدی بن کر تنظیم چاہتے ہیں تو انہیں طوعاً و کرہاً "محمودیوں" کا صحیح مسلک ہی اختیار کرنا پڑے گا۔

فماذا بعد الحق الا الضلال

ایک غلط بیانی کا ازالہ

بالآخر میں "پیغام صلح" کی ایک خطرناک غلط بیانی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ لکھا ہے:۔

"جماعت قادیان کی بنیاد جن ستونوں پر قائم ہے ان میں سے سب سے بڑا ستون یہ ہے کہ جماعت لاہور کے پاک ممبروں کو برا کہا جائے"

اگر "جماعت لاہور" سے مراد غیر مبایعین ہیں تو بتایا جائے کہ ان میں سے کون کون پاک ممبر ہیں اور کون کون ناپاک۔ کیا ان میں سے کسی کو پاک ہونے کا دعویٰ ہے؟ جماعتِ قادیان تو کسی شخص کو بھی برا کہنے کی روادار نہیں چہ جائیکہ وہ پاک ممبروں کو برا کہے۔ پس یہ "پیغام" کی صریح غلط بیانی ہے۔

"پاک ممبروں" کے لفظ سے "پیغام" کی مراد غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہام سے ہے۔ "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جائے" (تذکرہ صـ۳۷۶) مگر اس الہام کے الفاظ صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ اکابر غیر مبایعین اس سے ہرگز مراد نہیں۔ درحقیقت اس الہام میں خلافت ثانیہ سے وابستہ رہنے والے مبایعین ساکنان لاہور کا ذکر ہے۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر چسپاں نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کا وصال لاہور میں ہوا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات اور خلافت ثانیہ کے قیام پر اکابر غیر مبایعین نے خود لاہور کو مرکز بنا لیا اور قادیان سے تعلق منقطع کر لیا۔ ان کے لئے "ان کو اطلاع دی جائے" کا سوال ہی نہیں رہتا۔ اس الہام میں تو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ جب غیر مبایعین لاہور کو مرکز قرار دے لیں گے تم اسے قادیان والو! یہ نہ سمجھ لینا کہ اب لاہور میں قادیان کے مرکز سے وابستگان نہ رہیں گے اور اس طرح لاہور سے بے التفاتی برتو۔ نہیں بلکہ "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جائے" پس اس الہام میں تو غیر مبایعین کا کوئی ذکر نہیں وہ لوگ تو اس مولوی کی دقتہ ارکر ہے ہیں جو سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا نکلا۔ تاہم غیر مبایعین کو برا کہنا جماعت احمدیہ کا شیوہ نہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ "پیغام" کی اس قسم کی غلط بیانیوں کو چھوڑ کر تنظیم جماعت کے لحاظ سے غیر مبایعین ان لاکھوں کے قریب آ رہے ہیں جو جماعت احمدیہ کا مسلک ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وہ اس مرکز سے وابستہ ہو جائیں۔ جو خدا کے رسول کا تخت گاہ اور اس کے فرستادہ کا مولد و مدفن ہے۔

خاکسار:- ابو العطا

جالندھری۔

پنڈت جواہر لعل نہرو اور احرار

ایک مشہور مقولہ ہے۔ "مدعی سست اور گواہ چست"۔ اگر یہ دیکھنا ہو کہ ایسے گواہ کا انجام کیا ہوتا ہے تو اس کی بہترین مثال وہ تذلیل ہے۔ جو احرار کو پنڈت جواہر لعل کی آمد پر لاہور میں اٹھانی پڑی۔ پنڈت جواہر لعل کی تقریر سے پہلے مولانا حبیب الرحمٰن کو بولنے کا موقع دیا گیا۔ آپ نے بسم اللہ تو مسلم لیگ کو گالیاں دینے سے کی اور آخر میں برطانیہ کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ جب مولانا کی تقریر ختم ہوئی اور پنڈت صاحب نے بولنا شروع کیا تو انہوں نے پہلے مولانا کے ان ذاتی حملوں کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقابلہ چند طاقتوں سے ہے۔ اور ہمیں ان طاقتوں سے بحیثیت مجموعی نپٹنا ہے ذاتیات کی بحث سے کوئی مفید نتیجہ مترتب نہیں ہو سکتا (انقلاب)

پنجاب میں مسلمان کس طرح بڑھ رہے ہیں اور ہندو کس طرح گھٹ رہے ہیں

۱۸۹۱ء میں مسلمان ۴۷ فی صدی تھے ۱۹۰۱ء میں ۴۹ فی صدی ۱۹۱۱ء میں ۵۱ فی صدی ۱۹۳۱ء میں ۵۲ فی صدی سے بڑھ گئے۔ اس کے مقابلہ میں ہندو ۱۸۹۱ء میں ۵۲ فی صدی۔ ۱۹۰۱ء میں ۵۰ فی صدی۔ ۱۹۱۱ء میں ۴۸ فی صدی ۱۹۲۱ء میں ۴۷ فی صدی اور ۱۹۳۱ء میں ۴۶ فی صدی رہ گئے۔

باب التقریظ والانتقاد

بشارات رحمانیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اور ہزاروں قسم کے نشانات نازل فرمائے ہیں۔ وہاں نشان اس نے اس رنگ میں بھی ظاہر کیا ہے کہ سینکڑوں لوگوں پر رویا و کشوف اور الہامات کے ذریعہ یہ امر منکشف فرمایا کہ درحقیقت بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے سچے مامور اور مرسل ہیں۔ اسی طرح حضور کے خلفاء کی حقانیت کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ اس آسمانی شہادت کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتا رہا۔ بلکہ اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور ہر سال بیسیوں ایسے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں جن کے لئے احمدیت قبول کرنے کا محرک صرف یہی امر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر یہ امر ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ احمدیت سچی ہے اور اس کو جھٹلانے والا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہے۔ الہامات اور رویا و کشوف کا یہ سلسلہ نہایت ہی ایمان افزا ہے اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے ان رویا و کشوف کی شہادت کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کیونکہ یہ شہادت ایسی ہے جس میں کسی انسانی منصوبہ کا دخل نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کا خدا جس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں اور جس کے قبضۂ تصرف میں عالم کا ذرہ ذرہ ہے وہ اپنے بندوں پر ایک سچی حقیقت کا انکشاف کرتا ہے تاکہ وہ ہدایت کے راستہ سے نہ بھٹکیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم نہ ہو جائیں۔

چونکہ ان رویا و کشوف کا سلسلہ جو احمدیت کی صداقت میں ظاہر ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہے اور آپ کے عہد مبارک میں بھی سینکڑوں لوگوں نے محض خوابوں کی بناء پر آپ کو قبول کیا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش تھی جس کا اظہار آپ نے اپنی تصنیف نشان آسمانی میں فرمایا کہ ان رویا و کشوف اور الہامات کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شائع کیا جائے۔ خلافت ثانیہ کے بابرکت عہد میں اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بہت سے ارادوں کو پورا فرمایا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس خواہش کے پورا کرنے کا بھی سامان کر دیا۔ چنانچہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے نہایت محنت سے ان رویا و کشوف اور الہامات کو کتابی صورت میں بشاراتِ رحمانیہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز کے ۳۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ کتابت اور چھپوائی عمدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تین فوٹو ہیں۔ منارۃ المسیحؑ اور قادیان کا ایک منظر بھی بصورت فوٹو شامل ہے۔ کتاب کو دلچسپ اور مفید بنانے کی غرض سے ایک رسالہ "تعبیر الرؤیا" بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اور اس کتاب کا دیباچہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری نے لکھا ہے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بھی "البرکات الاحمدیہ فی المبشرات القدسیہ" کے ماتحت رؤیا کی حقیقت پر ایک عالمانہ مضمون رقم فرمایا ہے۔ غرض یہ کتاب نہایت دلچسپ اور ایمان افزا ہے۔ اگر غیر متعصب غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دی جائے۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین نتائج پیدا ہوں اور چونکہ اس مجموعہ کے شائع کرنے کی اصل غرض یہی ہے۔ کہ جو لوگ ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں شامل نہیں وہ اس کتاب کو پڑھ کر اور ان شہادات کو دیکھ کر جو احمدیت کی صداقت میں خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائیں احمدیت قبول کریں۔ اس لئے احمدی احباب نہ صرف خود اس کتاب کو پڑھیں بلکہ غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں قیمت ایک روپیہ چار آنے احباب براہ راست مولوی صاحب سے منگالیں۔

حاجیوں کے جہازوں کے متعلق مغل لائن کا تازہ بیان

سندھیا سٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر والچند ہیرا چند نے اپنی کمپنی کے عام سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۹ء میں جو تقریر کی۔ اس کے بارے میں مغل لائن نے ایک بیان پریس کو بھیجا ہے۔ جس میں مسٹر والچند کی مذکورہ تقریر کے چند حصوں کی تصحیح کی گئی ہے۔ مسٹر والچند نے شرح کرایہ کی جنگ شروع کرنے اور کم سے کم کرایہ کے متعلق معاہدہ کی تنسیخ کا بار مغل لائن کے سر پر رکھا ہے۔ مغل لائن ستر برس سے حاجیوں کو لے جانے کا کام کر رہی ہے۔ اور اس نے ہمیشہ ہر جہازران کمپنی کی تجارت کا احترام کیا۔ اس لئے مسٹر والچند کا یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ اسی طرح تنسیخ معاہدہ کی ذمہ داری بھی اس پر عائد نہیں ہوتی۔ جس کے ثبوت میں مغل لائن نے حکومت ہند کے کامرس ممبر کے اعلان کا حوالہ دیا ہے۔

اس تقریر میں مسٹر والچند نے حج ٹریفک میں ۲۵ فیصدی حصہ پانے کو حق تلفی اور اپنی کمپنی کو سہم فیصدی کا مستحق بتایا ہے۔ اس کے جواب میں مغل لائن نے صرف حکومت کے اعلان مؤرخہ ۹ نومبر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس میں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ حج ٹریفک کی تقسیم دراصل اس بنیاد پر کی گئی ہے۔ کہ دونوں کمپنیاں کتنے جہاز بہ الفاظ دیگر کتنے حاجیوں کو پہنچانے کی استطاعت رکھتی ہیں۔ ایک اہم تردید جو مغل لائن نے حکومت ہند کے اسی اعلان کے حوالہ سے کی ہے وہ مسٹر والچند کی تقریر کے اسی حصہ سے متعلق ہے جس میں اس سال سندھیا کمپنی کی حج ٹریفک سے دستبرداری کا ذکر ہے۔ مسٹر موصوف نے کہا تھا۔ کہ سندھیا کمپنی صرف مناسب حصہ رسدی نہ ملنے پر دست بردار ہوئی ہے۔ کرایہ بڑھانے کا مسئلہ اس کا سبب نہیں۔ اگرچہ حکومت ہند کے اسی اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھیا کمپنی کراچی سے جدہ تک کا کرایہ بڑھا کر ۱۵۰ روپیہ کرنا چاہتی تھی۔ جسے حکومت ہند نے منظور نہیں کیا۔ مسٹر موصوف نے اپنی تقریر میں بندرگاہ کلکتہ کی بندی کا ذمہ وار اشارۃً و کنایۃً مغل لائن کو ٹھہرایا ہے۔ ظاہر ہے کہ مغل لائن کو اس سے کیا سروکار ہو سکتا ہے۔ حکومت ہند کو موجودہ حالات کے پیش نظر جہازرانی میں کفایت مقصود تھی۔ اس لئے کلکتہ کا بندرگاہ جو جدہ سے بمبئی کی بہ نسبت ۱۶۰۰ میل دور ہے۔ بند کر دیا تاکہ بحری سفر کی طوالت کم ہو جائے۔ آخر میں مغل لائن نے "رحمانی جہاز" کا بھی ذکر کیا ہے۔ دراصل اس جہاز کا کلکتہ سے مال لے جانے کا مقصد یہ تھا۔ کہ جدہ میں حاجیوں کے لئے کافی رسد جمع ہو جائے۔ تاکہ انہیں وہاں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس لئے حاجیوں کو لے جانے سے بجائے۔ وہ کلکتہ اور رنگون سے چاول لے جانے کے لئے استعمال کیا گیا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۱۰ جنوری۔ آج ہنگری کے وزیر خارجہ بوڈاپسٹ سے طیارہ کے ذریعہ روما روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ کاؤنٹ کیانو سے پھر ملاقات کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ مسولینی سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس روانگی سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ حکومت اطالیہ نے ہنگری کے سامنے کوئی ٹھوس تجاویز رکھی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ جنوری۔ پچھلے دنوں ۳۲ ہزار ٹن کے جس جرمن جہاز "کولمبس" نے امریکی سمندر میں خودکشی کر لی تھی۔ اس کے ۸ سو افراد جہازی امریکہ میں نظر بند تھے۔ اب ولایات متحدہ کی حکومت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ انہیں بہت جلد سان فرانسسکو پہنچا دیا جائے جہاں سے وہ جاپان اور اس کے بعد روس یا ولنديزی مشرق الہند پہنچائے جائیں گے۔

لاہور۔ ۱۰ جنوری۔ مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ کے صاحبزادے مہاشہ ویریندر کو آج صبح لاہور میں گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں بمقام ملتان کوئی تقریر کی تھی۔ جسے ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے رو سے قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے۔ پولیس نے انہیں مسٹر میگفرسن مجسٹریٹ درجہ اول کے پیش کیا جس نے تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا۔

پٹیالہ۔ ۱۰ جنوری۔ کل صبح مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا یوم پیدائش شان و شوکت سے منایا گیا۔ مہاراجہ صاحب نے موتی باغ محل میں ایک دربار خاص منعقد کیا جس میں وزیر اعظم۔ دیگر وزراء اور ہائیکورٹ کے ججوں نیز سول اور ملٹری افسروں نے نذریں پیش کیں۔

استنبول۔ ۱۰ جنوری۔ اناطولیہ کے بھونچال اور سیلاب زدہ علاقوں میں مصیبت زدگان پر نت نئی آفات آ رہی ہیں۔ چنانچہ اب برفانی طوفان اور برف کے تودوں کے گرنے سے لوگوں کی امداد کا کام مشکل ہو رہا ہے۔ زلزلہ اور سیلاب کو آئے دو ہفتے گذر ہو گئے۔ لیکن ابھی تک کئی دیہات زیر آب ہیں اندازہ کیا گیا ہے کہ اس وقت تک مرنے والوں کی تعداد ۴۵ ہزار اور زخمیوں کی ۴۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ طبی امداد کے نہ پہنچنے کی وجہ سے بے شمار لوگ مر رہے ہیں۔

کولمبو۔ ۱۰ جنوری۔ آج موبیا اسٹیٹ میں ہندوستانی مزدوروں اور سنگالی مزدوروں میں لڑائی ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی مزدوروں نے جنہوں نے ہڑتال کی ہوئی تھی جلوس نکالا اور اس طرف مارچ کیا جہاں سنگالی مزدور کام کر رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنگالیوں پر جن میں عورتیں بھی تھیں پتھر پھینکے اور جب پولیس نے مداخلت کی تو اس پر بھی پتھر پھینکے اس پر پولیس نے گولی چلا دی جس سے ایک مزدور مجروح ہو کر بعد میں ہلاک ہو گیا۔

لنڈن۔ ۱۰ جنوری۔ دو جرمن ہوائی جہازوں نے کل مشرقی ساحل پر برطانوی جہاز نارتھ وڈ پر چالیس بم پھینکے لیکن کوئی بم جہاز کو نہ لگا اور نہ ہی جہازیوں کو کسی قسم کا نقصان ہوا۔ ایک ہوائی جہاز پر مشین گن سے گولیاں برسائی گئیں جس کے جواب میں دس منٹ تک حملہ جاری رہا۔

کلکتہ۔ ۱۰ جنوری۔ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت آج پہلی دفعہ بنگال میں گراموفون ریکارڈوں پر قبضہ کیا گیا جبکہ کلکتہ پولیس کی سپیشل برانچ نے مختلف دوکانوں پر چھاپے مار کر ایک ہندی گانے کے قریباً ڈیڑھ سو ریکارڈ برآمد کئے معلوم ہوا ہے کہ یہ ریکارڈ کلکتہ کے ایک سٹوڈیو میں تیار کئے گئے اور تقریباً دو سو ہی بنائے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان ریکارڈوں کی فروخت امن کے منافی ہے۔

احمد آباد۔ ۱۰ جنوری۔ سردار وَلبھ بھائی پٹیل نے آج بعد دوپہر گجرات پراونشل کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر برٹش گورنمنٹ نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے مطابق کانگرس کا مطالبہ منظور نہ کیا اور سول نافرمانی شروع کرنے کے لئے مناسب فضا پیدا ہو گئی تو کانگرس یہ قدم اٹھانے سے احتراز نہیں کرے گی۔ اور آزادی کی جد وجہد سے پیدا ہونے والے تمام نتائج کو گوارا کرے گی۔

لاہور۔ ۱۰ جنوری۔ صوبہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے کانگرس ہائی کمانڈ سے سفارش کی تھی کہ رائے بہادر شام لال پارلیمنٹری سکرٹری حکومت پنجاب کے استعفیٰ سے پنجاب اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے لئے پنڈت ٹھاکر دت وید ملتانی کو کانگرس ٹکٹ دیا جائے۔ چنانچہ سردار پٹیل نے اس سفارش کو منظور کر لیا۔ اور پنڈت ٹھاکر دت کی نامزدگی بطور کانگرس امیدوار تصدیق کر دی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس سیٹ کے لئے کانگرس ٹکٹ مسز ستی شنو دیوی کو دیدیا ہے اور سردار پٹیل نے اپنی تصدیق واپس لے لی ہے۔

مدراس ۱۱ جنوری۔ سابق قائم مقام گورنر سر محمد عثمان۔ سوامی آئر اور بعض اور سرکردہ لیڈروں نے گاندھی جی کو تار دیا ہے کہ وائسرائے نے اپنی تازہ تقریر میں صاف کہہ دیا ہے کہ برطانیہ ہندوستان کو نو آبادیات کا درجہ دینا چاہتا ہے۔ آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ آپ وائسرائے ہند کی دعوت کو قبول کر کے موجودہ حالات کو ختم کر دیں۔ اور کانگرس کو پھر وزارتیں بنانے کا حکم دیں۔

حضور وائسرائے نے ناگپور اور بمبئی میں جو تقریریں کی ہیں۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی ان پر اپنے حال کے اجلاس میں غور کرے گی۔

دہلی ۱۱ جنوری۔ سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ۶ فروری سے دہلی میں شروع ہو گا۔ جس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ کہ شملہ کا شہر گورنمنٹ پنجاب سے لے کر گورنمنٹ ہند کو دیدیا جائے۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے انڈین ٹیریٹوریل فورس میں ایک دستہ کا اور اضافہ کیا ہے جس کا نام ۱۵ مدراس بٹالین ہو گا۔ اور بنگلور میں رہے گا۔ اس میں مالابار کے سوا مدراس کے تمام ضلعوں کے لوگ بھرتی ہو سکیں گے۔

قبائلی حملوں کی روک تھام کے لئے حکومت سرگرمی سے کام لے رہی ہے۔ بنوں کے ضلع میں ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ بنوں شہر کے برجوں پر مسلح پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ اور دو نئے برج بنائے گئے ہیں۔ شہر میں فوج کا دستہ مقرر کر دیا گیا ہے جس کے پاس مشین گنیں اور وائرلیس سیٹ بھی ہے۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند نے کانگرس کو لکھا ہے۔ کہ وہ اسمبلی سے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں

بمبئی ۱۱ جنوری۔ آج وائسرائے ہند نے پولیس کی پریڈ دیکھی۔ اور سپاہیوں کی چستی و چالاکی کی تعریف کی۔ اس کے بعد ضلع کلابہ کے ایک گاؤں میں گئے۔ اور کچھ وقت کسانوں میں گزارا۔ اور ایک چھوٹی سی زمینداری نمائش میں انعام تقسیم کئے۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی نے ٹرکی سے ہمدردی کی قرارداد پاس کی۔ اور زلزلہ وغیرہ کی شکل میں آنے والی آفت پر دلی غم کا اظہار کیا۔

لنڈن ۱۱ جنوری۔ آج ناروے کا ایک جہاز جس کا وزن ۱۳۴۰ ٹن تھا سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ اور ۷ جہازی ڈوب گئے۔

ترکی گورنمنٹ نے زلزلہ کے متعلق جو تازہ بیان شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ۲۵ ہزار افراد اس آفت میں مرے۔ ۸۰ ہزار زخمی ہوئے۔ اور ۳۵ ہزار مکانات بالکل گر گئے ہیں۔

کل رات روم سے ریڈیو پر اعلان کیا گیا۔ کہ اٹلی نے وعدہ کر لیا ہے۔ کہ اگر روس نے ہنگری پر چڑھائی کی۔ تو اٹلی ہنگری کی مدد کرے گا۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ ۶ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں برطانوی جہازوں نے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی